مدینہ کو تلوار نے نہیں قرآن نے فتح کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی نہایت صبر آزما حالات سے دوچار رہی جس کے دوران تیرہ سال تک اللہ کے رسولؐ کی پوری توجہ اسلام کی دعوت واشاعت پر مرکوز رہی، بے سروسامانی اور کسمپرسی کے باوجود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کی دعوت لے کر مکہ اور اس کے اطراف کی گلی کوچوں میں پھرتے رہے اور اپنے مٹھی بھر جاں نثاروں کے ساتھ اہل مکہ کے مظالم کا سامنا کرتے رہے۔ ہجرت کے بعد بھی حالات زیادہ بہتر نہیں ہوئے ایک طرف اسلام کی اشاعت اور دوسری طرف کفار مکہ سے براہ راست دشمنی نیز یہود ونصاریٰ کی ریشہ دوانیوں نے کسی دوسرے کام کی طرف توجہ دینے کی مہلت نہیں دی۔

عارف عزیز

اسلام سے پہلے دنیا کی متمدن اقوام میں متعدد تقویم (کلینڈر) رائج تھیں جن کا آغاز کسی بادشاہ کی پیدائش، وفات یا کسی حادثہ، زلزلے، طوفان اور جنگ سے ہوتا تھا، رومیوں کا کلینڈر سکندر اعظم کی پیدائش سے شروع ہوتا تھا، ایرانیوں کی ایک جنتری یزدگرد کی تخت نشینی سے اور دوسری اس کی موت سے شروع ہوتی تھی، مسیحی کلینڈر کا آغاز حضرت عیسیٰ کی ولادت سے ہوا، ہندوستان میں بکرما جیت کے نام سے سنہ کا رواج تھا۔

''اس کے برعکس عربوں کا معاشرہ اتنا متمدن نہیں تھا کہ کسی ایک تقویم کی ضرورت محسوس ہوتی لہذا اوقات وموسم کے شمار اور رات دن کی بول چال میں آسانی کے لئے وہ اپنی قومی تاریخ کا کوئی اہم واقعہ لے کر اس سے حساب لگا لیتے تھے، عام طور پر عربوں کی معلوم تاریخ یا شعری ادب میں عام الفیل کا ذکر ملتا ہے، اس سے مراد وہ سال ہے جس میں شاہ حبشہ ابرہہ نے خانہ کعبہ پر لشکر کشی کی تھی، ہاتھیوں کی فوج لے کر وہ بیت اللہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے نکلا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی اور ابابیل کے ذریعہ اس کے پورے لشکر کو تباہ وبرباد کردیا، اہل عرب اس واقعہ کو بنیاد بنا کر حساب کتاب کرنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی اسی سال ہوئی لہذا اس واقعہ سے اسے جوڑا جانے لگا اسی طرح حرب فجار کا واقعہ عربوں کے نزدیک ایک اہم واقعہ تھا، جس کا کتابوں میں ذکر ملتا ہے کہ اس کے حوالہ سے ماضی وحال کے درمیان تعین کیا جاتا تھا، مثلاً کسی کی پیدائش یا موت کے سنہ کا شمار کرنا ہو تو کہا جاتا تھا کہ ''یہ شخص حرب فجار سے اتنے سال پہلے پیدا ہوا یا اتنے برس بعد اس کی موت کا واقعہ پیش آیا''۔

(مفتی خالد محمود مضمون ''ہجرت کا اہم واقعہ اسلامی سنہ کے آغاز کی بنیاد'' روز نامہ ''آواز ملک'' وارانسی ۳۰ جولائی ۱۹۹۳ء صفحہ ۲)

ظہور اسلام کے بعد بھی عرصہ دراز تک صحابہ کرامؓ نے کسی ایک سنہ کی تعین کی ضرورت نہیں سمجھی بلکہ عہدِ اسلام کے واقعات میں سے کسی ایک واقعہ سے یادداشت کو محفوظ رکھا جانے لگا، مکی عہد کا ایک اہم واقعہ ''بیعت عقبہ'' تھا جو کچھ ایام تک بطور سنہ استعمال ہوتا رہا، دور مدنی کا ایک اہم مرحلہ ہجرت کے بعد ''اذنِ قتال'' تھا یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کو اس کی اجازت دینا کہ حالات کا تقاضہ ہو تو اہل کفر کی جارحانہ سرگرمیوں سے اپنے دفاع کے لئے مسلح جدوجہد کریں، یہ حکم سورہ حج کے آیتِ اذان کی ذریعہ ملا جو یقیناً اسلام کی تاریخ کا ایک نیا موڑ اور دعوت کے لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل واقعہ تھا، صحابہ کرامؓ اسے ''سنۂ اِذن'' سے تعبیر کرتے تھے، اسی طرح سورہ برأۃ (سورہ توبہ) بھی اسلامی معاشرہ کے قیام کے بعد دعوت کی اجتماعی شکل اور دین کے قیام نیز اشاعت کے پورے نظام کو بیان کرنے والی پہلی سورت تھی، شاید اسی لئے جس سال یہ نازل ہوئی اس سال کو ''سنۂ البرأۃ'' کے نام سے یاد کیا جاتا رہا، عہد نبویؐ کا آخری سنہ ''سنۃ الوداع'' سے موسوم کیا گیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا واقعہ پیش آیا اور وہ ''حجۃ الوداع'' کے نام سے مشہور ہوا، بعض تاریخی روایات سے اس طرح کے دوسرے سنوں کا بھی علم ہوتا ہے مثال کے طور پر ''سنۃ التمحیص'' یا ''سنۃ الاستیناس'' (مولانا خلیل الرحمٰن سجاد ندوی ماہنامہ الفرقان لکھنؤ نومبر ۱۹۸۳ء صفحہ ۳)

خود بعثتِ نبویؐ یا ہجرت مدینہ بھی اہم واقعات تھے اور تاریخ کی کتب میں ان کے ذریعہ حساب وکتاب رکھے جانے کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ یہ واقعہ بعثتِ نبویؐ کے اتنے سال بعد رونما ہوا یا فلاں شخص ہجرت مدینہ کے اتنے سال بعد مسلمان ہوا، قابل غور پہلو یہ ہے کہ ان تمام سنوں کا تعلق ان واقعات سے ہے جو اسلام کی دعوت وتحریک کو پیش آرہے تھے، کسی فرد واحد سے اس کا تعلق نہیں، اسلام جو دیگر مذاہب کے برخلاف ہیرو پرستی اور شخصیت سازی کی نفی کرتا ہے یہ اس کی اسی مزاجی خصوصیت کا نتیجہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی نہایت صبر آزما حالات سے دوچار رہی جس کے دوران تیرہ سال تک اللہ کے رسولؐ کی پوری توجہ اسلام کی دعوت واشاعت پر مرکوز رہی، بے سروسامانی اور کسمپرسی کے باوجود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کی دعوت لے کر مکہ اور اس کے اطراف کی گلی کوچوں میں پھرتے رہے اور اپنے مٹھی بھر جاں نثاروں کے ساتھ اہل مکہ کے مظالم کا سامنا کرتے رہے۔ ہجرت کے بعد بھی حالات زیادہ بہتر نہیں ہوئے ایک طرف اسلام کی اشاعت اور دوسری طرف کفار مکہ سے براہ راست دشمنی نیز یہود ونصاریٰ کی ریشہ دوانیوں نے کسی دوسرے کام کی طرف توجہ دینے کی مہلت نہیں دی، جہاد وقتال کی اجازت ملنے کے بعد غزوات کا سلسلہ

شروع ہوگیا، صلح حدیبیہ کے بعد مصائب میں کچھ کمی ہوئی تو رسول اکرمؐ نے جزیرۃ العرب سے باہر دوسرے ملکوں میں خطوط وپیغام ارسال کرکے اسلام کی دعوت کو عام کیا اور فتح مکہ کے بعد وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا، ان جملہ مصروفیات کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے امور کی طرف توجہ مبذول نہ فرما سکے اور ان کی تکمیل حضرات خلفائے راشدین کے عہد میں ہوئی جن کے طریقہ پر عمل کرنے کو رسول مقبولؐ لازم قرار دے چکے تھے۔ آپ کا ارشاد ہے:

''تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ میں ہیں ان کی سنت پر عمل کرنا لازم ہے اسے دانتوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑو''

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی پاک کے چھوڑے ہوئے متعدد امور کی تکمیل فرمائی لیکن اسلامی تقویم کے آغاز کی طرف آپ کی توجہ مبذول نہ ہوسکی، آپ کا عرصہ خلافت نہایت مختصر تھا، جس کے دوران منکرینِ زکوٰۃ کے فتنہ سے مقابلہ اور اس کے بعد روم وایران کے خلاف لشکر روانہ کرنے پر زیادہ توجہ رہی، خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں کئی دیگر ممالک اسلامی سلطنت میں داخل ہوئے تو وہاں گورنروں کا تقرر ہوا اور ان کو دربارِ خلافت سے ہدایت نامے جاری ہونے لگے، اور نامہ وپیام کا سلسلہ بڑھ گیا۔ اسی زمانہ میں روم سے حضرت عمرؓ کو ایک خط موصول ہوا جس پر عیسوی تاریخ اور سنہ درج تھا، اس کا جواب دیتے وقت انہیں تاریخ وسنہ کی ضرورت محسوس ہوئی، ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے امیر المومنین حضرت عمرؓ کو خط لکھا کہ آپ کی طرف سے ہمیں جو تحریریں ملتی ہیں اس میں تاریخ وسنہ نہ ہونے کی بناء پر اکثر اندازہ نہیں ہو پاتا کہ یہ تحریریں کس وقت کی لکھی ہوئی ہیں اور اس لئے بعض اوقات ان پر عمل درآمد میں کافی دقت پیش آتی ہے، اسی عرصہ میں حضرت عمرؓ کے پاس ایک مقدمہ سے متعلق تحریر پہنچی جس میں صرف شعبان لکھا ہوا تھا کوئی سنہ تحریر نہ ہونے سے آپ کو یہ سمجھنے میں پریشانی ہوئی کہ یہ کس سال کے شعبان سے متعلق ہے، اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کسی ایک واقعہ کو نقطہ آغاز قرار دے کر سرکاری طور پر سنہ کا درجہ دے دیا جائے یعنی وہاں سے باقاعدہ اسلامی تقویم (کلینڈر) کا آغاز ہو، حضرت عمرؓ نے مشورہ کے لئے صحابہ کرامؓ کو جمع کیا جن کی مختلف آراء سامنے آئیں۔ ان میں یہ رائے بھی تھی کہ رسول اللہؐ کی ولادت کو اسلامی تقویم کا آغاز قرار دیا جائے، ایک رائے آپؐ کی بعثت کے بارے میں تھی بالآخر حضرت علی کرم اللہ وجہ کی رائے کو حضرت عمر فاروقؓ نے قبول کیا اور فیصلہ ہوا کہ اسلامی جنتری کو رسول پاکؐ کی ہجرت کے سال سے شروع کیا جائے، فاروق اعظمؓ کے اس فیصلہ کو امت اسلامیہ نے اس صدق دلی سے قبول کیا کہ آج تک اس میں ترمیم وتنسیخ کی ضرورت کسی معتدل مزاج مسلمان کو بھی محسوس نہیں ہوئی۔

یہ فیصلہ امت مسلمہ کے مزاج کے عین مطابق تھا جس کے تحت فتح واقبال مندی کے تاریخ اور واقعات کو نظر انداز کرکے صحابہ کرامؓ نے بیچارگی اور درماندگی سے اپنی تاریخ کو شروع کرنا مناسب سمجھا، دنیا کی دوسری قومیں اپنے برے دن بھلا کر فتح کو یاد رکھنا چاہتی تھیں لیکن مسلمانوں نے اپنی تاریخ کی سب سے بڑی شکست کو ہر دم پیش نظر رکھا یقیناً ان کی سمجھ دنیا کی دیگر اقوام کے برعکس لیکن اس ذوق، مزاج اور شعور کے عین مطابق تھی جس کو سنت نبویؐ اور اس کی تعلیمات نے ان کے اندر پیدا کرنا چاہا تھا۔

یوں تو صلح حدیبیہ، حجۃ الوداع اور فتح مکہ بھی اسلامی تاریخ کے اہم واقعات ہیں جن سے شخصیت پرستی کی نہیں اسلام کے سیاسی غلبہ کی نشاندہی ہوتی ہے، لیکن یہ تینوں واقعات بھی ہجرت نبویؐ کے نتائج میں شامل ہیں، عظمتِ اسلامی کی ابتداء کے لئے تاریخ کو ہجرتِ رسولؐ کی طرف لوٹنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اعلانِ نبوت اور غزوہ بدر جیسے واقعات کو نظر انداز کرکے صحابہ کرامؓ کی نظر انتخاب ہجرت پر جاکر ٹھہری جسے قرآن حکیم کی سورۃ برأۃ میں بیان کیا گیا ہے، یہ سورہ اگرچہ فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی جس کا مقصود اسلام کے مکمل غلبہ کے بعد ہجرت نبوی کی اخلاقی فتح مندیوں کو یاد دلانا اور یہ ظاہر کرنا تھا کہ اس سیاسی غلبہ کی روح حقیقت میں اخلاقی غلبہ ہے جس کے آگے سیاسی انقلاب کوئی حیثیت نہیں رکھتا، سطحی نظر میں ہجرت کا واقعہ آنحضرتؐ اور صحابہ کرام کی مظلومیت وپسپائی کی یادگار ہے لیکن فی الحقیقت یہ واقعہ اسلام کی فتح کا آغاز ہے، مسلسل تیرہ سال تک اسلام تلوار کے زیر سایہ اپنے اخلاقی اصولوں کی تبلیغ واشاعت کرتا رہا، ایک طرف مادی قوت وصلاحیت کا زبردست طوفان تھا تو دوسری جانب اسلام کی برتری تھی، لات وعزیٰ کے پجاری اپنی عددی اکثریت پر نازاں تھے جبکہ اسلام کے چند وفادار خدا کی طاقت ونصرت پر بھروسہ کئے ہوئے تھے، ان کا ایمان مصائب کی بھٹی میں تپ کر کندن بن گیا تو اس کھرے سونے کی چمک کی طرف اہل مدینہ دیوانہ وار کھینچنے لگے اور انہوں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی کہ آپؐ مدینہ آئیں اور ہماری قیادت فرمائیں، اس طرح ہجرت مظلوموں کی نہیں مدینہ کی فتح کی یادگار بن گئی، حضرت عائشہ صدیقہؓ کے الفاظ میں:

''مدینہ کو تلوار نے نہیں قرآن نے فتح کیا ہے۔''

کسی قوم کی خوش اقبالی کا اندازہ لگانے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے گزرے ہوئے کن واقعات کی یاد تازہ رکھنا چاہتی ہے، یادگار کے لئے واقعات کا انتخاب اس قوم کی ذہنی افتاد وارتقاء کا پیام دیتے ہیں، اسلام جو فتح وشکست کا ایک منفرد معیار رکھتا ہے اس کے نزدیک سب سے بڑی فتح انسانوں پر قبضہ کرنا نہیں دلوں کی آبادیوں اور روح کی اقلیموں کو سر کرنا ہے گویا

''جو دلوں کو فتح کرلے وہی فاتحِ زمانہ''

❐❖❐

مہاراشٹر: حکمراں محاذ میں مہا سنگرام

لوک سبھا الیکشن میں شرد پوار کی قیادت والی این سی پی اور ادھوٹھاکرے والی شیوسینا نے کانگریس کے ساتھ مل کر الیکشن لڑا تھا۔ جبکہ مجموعی طور پر مہا وکاس اگھاڑی کا سیاسی محاذ زیادہ اعتماد میں نظر آرہا ہے۔ اس محاذ کو 13+9+8 یعنی کل 30 سیٹیں ملی ہیں۔ ادھوٹھاکرے نے ان قیاس آرائیوں کو خارج کردیا کہ ان کی پارٹی این ڈی اے کا حصہ بننے جارہی ہے۔ اودھوٹھاکرے نے ان افواہوں کی تردید کی۔ اس پوری صورت حال کا اثر مرکز کی سرکار پر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ اجیت پوار اور شنڈے گروپ کی شیوسینا مرکز میں زیادہ حصہ داری مانگ رہی ہے۔

2024 کے لوک سبھا الیکشن میں مہاراشٹر میں سیاسی اتھل پتھل نے قومی اور ریاستی سیاست کو متاثر کیا ہے اس الیکشن میں مہاراشٹر میں کانگریس سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے۔ جبکہ پچھلے الیکشن میں بھارتیہ جنتا پارٹی جس نے شیوسینا کے ساتھ مل کر الیکشن لڑا تھا۔ 23 سیٹیں حاصل کرنے میں کامیاب رہی تھی۔ جبکہ بی جے پی کی اس وقت کی حلیف جماعت شیوسینا جو کہ متحد تھی۔ 18 سیٹیں حاصل کرنے میں کامیاب رہی تھی۔ پچھلے 6 ماہ میں مہاراشٹر میں جو کچھ سیاسی اتار چڑھاؤ ہوا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیوسینا اور این سی پی دونوں میں تقسیم ہوگئی اور مہاراشٹر سے ادھوٹھاکرے کی قیادت والی حکومت جس میں کانگریس اور غیر منقسم شیوسینا شامل تھیں۔ 18 صرف معمولی سیٹیں حاصل کر پائی تھیں۔ جبکہ بی جے پی کو 23 سیٹیں ملی تھیں اس مرتبہ 2024 میں کانگریس اور بی جے پی کے علاوہ دیگر پارٹیوں میں انتشار اور تقسیم تھی۔ کانگریس پارٹی کو اس کا فائدہ ہوا اور کانگریس کے 13 ممبران منتخب ہوئے ہیں اور وہ مہاراشٹر میں لوک سبھا کے الیکشن میں سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھری ہے۔ جس کے بعد 9 دوسر نمبر بی جے پی ہے جو ادھوٹھاکرے کی شیوسینا دونوں کا ہے جن کے 9 ممبران جیتے ہیں۔ شرد پوار کی پارٹی کو آٹھ سیٹوں پر کامیابی ملی ہے۔

لوک سبھا الیکشن میں شرد پوار کی قیادت والی این سی پی اور ادھوٹھاکرے والی شیوسینا نے کانگریس کے ساتھ مل کر الیکشن لڑا تھا۔ جبکہ مجموعی طور پر مہاوکاس اگاڑی کا سیاسی محاذ زیادہ اعتماد میں ہے۔ اس محاذ کو 13+9+8 یعنی کل 30 سیٹیں ملی ہیں۔ ادھوٹھاکرے نے ان قیاس آرائیوں کو خارج کردیا کہ ان کی پارٹی این ڈی اے کا حصہ بننے جارہی ہے۔ اودھوٹھاکرے نے ان افواہوں کی تردید کی۔ اس پورے صورت حال کا اثر مرکز کی سرکار پر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ اجیت پوار اور شنڈے گروپ کی شیوسینا مرکز میں زیادہ حصہ داری مانگ رہی ہے۔ ان پارٹیوں کا کہنا ہے کہ جتنے ممبران پارلیمنٹ ان کے پاس ہیں ان کی مناسبت سے مرکزی سرکار میں ان کو خاطر خواہ کامیابی نہیں ملی ہے۔ لوک سبھا الیکشن میں سب سے بڑا جھٹکا اجیت پوار والی این سی پی کو لگا ہے۔

اجیت پوار کی این سی پی کو اصل پارٹی اور شنڈے کی شیوسینا کو بھی اصل شیوسینا قرار دیا گیا تھا اس طرح کے ان دونوں گروپوں کا انتخابی نشان وہی ملا اور پوار اور اودھے ٹھاکرے کی پارٹیوں کو نئے نشان پر الیکشن لڑنا پڑا تھا۔ اس کے باوجود 2024 کے لوک سبھا الیکشن میں ان پارٹیوں کو کراری شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ذاتی طور پر بھی اجیت پوار کی بیوی کا شرد پوار کی بیٹی سے الیکشن ہارنا ان کی سیاسی اور ذاتی حیثیت سے پوزیشن کو خراب کرنے والا ہے۔ اجیت پوار نے اپنی بیوی کو مرکزی سیاست میں سرگرم کرنے کی ٹھان رکھی تھی۔ اب وہ اپنی بیوی کو راجیہ سبھا کا ممبر بنوانے پر آمادہ ہیں۔ ان

کے اس عمل سے ان کی خود کی پارٹی میں اختلافات ہیں۔ چھگن بھجبل نے مرکزی سیاست میں قدم رکھنے کے ارادے سے لوک سبھا الیکشن لڑا تھا مگر وہ ہار گئے۔ اجیت پوار کی بیوی کے راجیہ سبھا کے الیکشن میں نامزد کیے جانے کے بعد ایک ایسی قیاس آرائیاں آئی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ وہ چھگن بھجبل مرکزی سیاست میں آنا چاہتے تھے مگر اجیت پوار کی بیوی کے نامزد کیے جانے کے بعد وہ ناراض ہوگئے ہیں۔ ادھوٹھاکرے نے اس دوران اسمبلی الیکشن کے لیے تیاریاں شروع کردی ہیں اور وہ تمام اسمبلی سیٹوں پر اصل صورت حال کو جاننے کے لیے تیاری کرر ہے ہیں۔ ان کی تیاریوں سے یہ لگتا ہے کہ ان کی پارٹی مہاوکاس اگاڑی کے ساتھ الیکشن لڑے گی۔ ادھر کچھ حلقوں میں اس بات کو لے کر بھی چرچا ہو رہی ہے کہ کانگریس پارٹی لوک سبھا الیکشن میں سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کرنے کے بعد ریاستی سیاست میں اپنے آپ کو اہم ثابت کرنے کی کوشش کررہی ہے۔

ادھر کانگریس کے کئی سیاسی لیڈر مختلف پریس کانفرنسوں اور مذاکروں میں اپنے آپ کو بڑی پارٹی اور بڑا بھائی قرار دے رہے ہیں۔ اس سے یہ تاثر جارہا ہے کہ کانگریس پارٹی اسمبلی الیکشن میں اپنی پوزیشن کو مضبوط بنانے اور زیادہ سے زیادہ سیٹوں پر اپنے امیدوار کھڑے کرنے کے لیے کوشش کرے گی۔ اس طرح مہاراشٹر کی سیاست میں سرگرم دونوں محاذوں میں سیاسی اتھل پتھل مچی ہوئی ہے۔ اس کا اثر جیسا کہ اوپر کے سطروں میں بتایا گیا ہے کہ مرکزی سیاست پر بھی پڑے گا۔ مرکزی سرکار جس کی بڑی پارٹی بی جے پی خود مکمل اکثریت حاصل نہیں کر پائی ہے اس پر حلیف پارٹیوں خاص طور پر علاقائی پارٹیوں پر اثر پڑ رہا ہے۔ اتر پردیش کے ایک اہم سیاست داں راج بھر نے موجودہ یوپی سرکار اور مرکزی مودی سرکار پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی کو ان انتخابات میں شکست ہوئی ہے۔ راج بھر کا یہ تیور اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ بی جے پی کی قیادت والا این ڈی اے محاذ کے اچھے دن نہیں ہیں اور آئندہ چند ماہ میں ہوسکتا ہے کہ اس کو مشکلات کا سامنے کرنے پڑے۔

'ایکس' کی دنیا

قرآن کریم @

اور اگر تم کو کسی قوم سے دغابازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہیں کی طرف پھینک دو اور برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

سورۃ الانفال

@Live Law

خونخوار کتوں پر پابندی کے بارے میں مدراس ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ اس بابت فیصلہ کرنے والی کمیٹی شفاف طریقے سے کام کرے اور اس کی کارروائی عوام تک پہنچنی چاہیے۔

@ANI

امراوتی: آندھرا پردیش کے سی ایم چندر بابو نائیڈو آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسران سے اپنے سکریٹریٹ میں ملاقات کی۔

@Bar& Bench

سابق وزیر اعلیٰ یدورپا کی ضمانت پر تبصرہ کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے کہا ہے یہ کوئی ایرا غیرا انسان نہیں ہیں۔

@Ghazala Iftikhar

وہ عجیب پھول سے لفظ تھے تیرے ہونٹ
جس سے مہک اٹھے
میرے دشت خواب میں دور تک کوئی باغ جیسے لگا گئے

@Palestine Captius

صہیونی جیلوں سے 30 قیدیوں کو رہا کیا گیا ہے، ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن پر کوئی الزام نہیں ہے۔ ان کے جسم پر لگے نشانات سے ظاہر ہوتا ہے، ان کو کن مصائب اور بھوک وپیاس سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

@Press Trust of India

گجرات کے امریلی میں ایک نوعمر لڑکی پانی نکالنے کے لیے بنائے گئے بورویل میں گر گئی ہے اور اس کو باہر نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

تشنہ لب@

اس روئے صاف وزلف پریشانی کو کیا خبر
کن مشکلوں میں شام وسحر کر رہے ہیں ہم
میرے سینے میں تمنا تھی امر ہونے کی
میں نے چاہا تھا ترے ہاتھ سے لکھا جاؤں

@Aljazeera English

سعودی عرب نے مقدس شہروں، مدینہ اور مکہ میں ایسے روبوٹ لگائے ہیں جو دوران حج عازمین کی مدد کررہے ہیں۔

@Mohammed Zubair

بی جے پی کے لیڈر سنگیت سوم اپنی پارٹی کے لیڈر سنجیو بالیان کو ایکسپوز کر رہے ہیں۔ کیا نیشنل میڈیا اس کہانی کو اٹھائے گا اور ہمیشہ کی طرح خاموش رہے گا۔

@Times Algebra

جنتا دل یو 26 جنوری کو ہونے والے اسپیکر کے عہدے کے لیے بی جے پی کے امیدوار کی حمایت کرے گا۔

@Press Trust of India

ہائی کورٹ نے پولیس کو ہدایت دی ہے کہ وہ سابق وزیر اعلیٰ یدورپا کو جو کہ ایک پاسکو کیس میں مطلوب ہیں گرفتاری نہ کریں اور یدورپا سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ پولیس کے ساتھ تعاون کریں۔

@Rahmy Abdul

اسرائیل حکام نے فلسطینی قانون ساز کونسل کے اسپیکر عزیز دویک کو رہا کردیا ان کو کئی مہینے قید میں رکھ کر اذیتیں دی گئیں اور ان کو بالکل روپوش رکھا گیا تھا۔

@The New Arab

اس سال حج بیت اللہ میں ایک ضعیف العمر خاتون سارہ ہودہ بھی حج کر رہی ہیں جن کی عمر 130 سال ہے ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اب تک کی سب سے عمر دراز خاتون ہیں۔

جدہ ایئرپورٹ پہنچنے پر ان کا والہانہ خیر مقدم کیا گیا۔ ہزاروں سوشل میڈیا پر سرگرم لوگوں نے ان کو مبارک باد دی۔

@AFP. News Agency

جی-7 لیڈروں نے اٹلی میں ہونے والی کانفرنس میں یوکرین کو 50 ملین امریکی ڈالر کا قرض ادا کرنے کی تجویز پر اتفاق کیا ہے۔ یہ رقم یوکرین کو روس کے ضبط کیے گئے اثاثوں سے حاصل کی گئی ہے۔

@Anushuman Sail Nehru

مودی کے تیسرے دور اقتدار میں حلف برداری کے فوراً بعد این ڈی اے محاذ میں اختلافات طشت ازبام۔

این ڈی اے کی حلیف پارٹی کے لیڈر اوم پرکاش راج بھر نے کہا ہے کہ یوپی کے عوام نے مودی یوگی کی سیاست کے انداز کو مسترد کردیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے بی جے پی اتحادیوں کا دھرم نہیں نبھاتی ہے۔

ARY News Urdu

پاکستان: سر پر بال نہیں تو ساتھ رہنا ہے محال
بیوی نے شادی کے اگلے روز گنجے شوہر سے خلع مانگ لیا۔

@Ahram Online

روس کے صدر پوتن نے کہا ہے کہ روس کے اثاثوں کو منجمد کرنا چوری ہے۔

@Saragh

جنوبی لبنان میں اسرائیل شہری علاقوں میں آدھی رات کے دوران بم گرا رہا ہے۔ وہ جان بوجھ کر شہری علاقوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ یہ اپنا دفاع نہیں ہے بلکہ کھلی دہشت گردی ہے۔

ایکس پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کئے جارہے ہیں
ایکسیوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئیں آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں